1

ہجرتِ نبوی ﷺ

ماخذ: سیرت النبی ﷺ　　مصنف: مولانا شبلی نعمانیؒ　　صنف: سیرت نگاری

مُصنف کا تعارف: (K.B-U.B)

مولانا شبلی نعمانیؒ (1857ء تا 1914ء) کا تعلق ضلع اعظم گڑھ کے قصبہ ''بندول'' سے تھا۔ ان کے والد کا نام شیخ حبیب اللہ تھا جو کہ ایک کامیاب وکیل اور تاجر تھے۔ شبلی نے ابتدائی تعلیم اعظم گڑھ میں مولوی شکر اللہ سے حاصل کی۔ اس کے بعد غازی پور میں مولوی محمد فاروق چڑیا کوٹی سے منطق اور فلسفہ؛ رام پور میں مولانا ارشاد حسین سے فقہ، سہارن پور میں مولانا احمد علی سے حدیث اور لاہور میں مولانا فیض الحسن سہارن پوری سے عربی ادب کی تعلیم پائی۔ اس کے علاوہ اپنے والد کی خواہش پر وکالت کا امتحان بھی پاس کیا۔ کچھ عرصہ وکالت بھی کی لیکن طبیعت کا میلان نہ ہونے کے سبب علی گڑھ کالج میں فارسی کے استاد مقرر ہو گئے۔ یہاں پر اُن کی ملاقات پروفیسر آرنلڈ سے ہوئی۔ شبلی نے ان سے فرانسیسی زبان سیکھی اور پھر 1892 میں انھی کے ساتھ، شام، قُسطُنطُنیہ اور دوسرے اسلامی ممالک کا سفر کیا۔

تُرکی کے سلطان عبدالمجید نے انھیں تمغائے مجیدیہ دیا جو ان کی علمی قابلیت کا اعتراف تھا۔ سرسید کی وفات کے بعد علی گڑھ سے مُستعفی ہو کر تصنیف و تالیف کے کام میں لگ گئے۔ 1905ء میں لکھنؤ ''میں ندوۃ العلماء'' کے معتمد مقرر ہوئے۔ اخیر عمر میں اسے چھوڑ کر ''دارالمصنّفین'' کے نام سے ایک اعلیٰ درجے کا علمی و تحقیقی ادارہ قائم کیا جو آج بھی گراں قدر علمی ادبی خدمات انجام دے رہا ہے۔

مولانا شبلی ایک اچھے ادیب، بلند پایہ نقّاد اور جید عالم تھے۔ انھوں نے اپنی ذہانت اور خُداداد صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے گراں قدر مذہبی دینی، علمی اور ادبی خدمات انجام دیں۔ ان کی خدمات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک سیرت و سوانح اور دوسرے ادبی تنقید، سوانح نگاری میں انھوں نے ''المامون''، ''الفاروق''، ''الغزالی''، ''سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' لکھ کر سوانح نگاری اور تاریخ نویسی کے جدید اُصول مُتعین کیے۔ اس طرح اپنے بعد میں آنے والے مُورخین اور سوانح نگاروں کو ایک نیا راستہ دکھایا۔ ادبی تنقید میں بھی شبلی ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ انھوں نے مغرب کے تنقیدی اصولوں سے اِستفادہ کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ مشرقی ادب کو بھی پیش نظر رکھا۔ اس حوالے سے ان کی دو معروف کتابیں ''شعر العجم'' اور ''موازنہ انیس و دبیر'' خاص اہمیت کی حامل ہیں۔

www.ilmkidunya.com

(K.B)

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دعوتِ حق	سچ کی بات	تلوار کی جھنکاریں	تلواریں ٹکرانے کی آوازیں
حافظِ عالم	دنیا کی حفاظت کرنے والا	دارالامان	امن کی جگہ
رُخ کرنا	چہرہ کرنا۔منزل بنالینا	وُجودِاقدس	پاک ہستی
سِتم گار	ظالم لوگ	حقیقی ہدف	اصل مقصد،نشانہ
مُنتظر	انتظار کرنے والا	وحی الٰہی	اللہ کا پیغام
عزم	ارادہ	طاقت پکڑنا	مضبوط ہونا۔اتحاد ہونا
رائے	مشورہ،تجویز	جَلا وطن کرنا	وطن سے نکال دینا
مَجمع	ہُجوم،گروہ	آل ہاشم	ہاشم کی اولاد
اِخیر رائے	آخری مشورہ	جھٹ پٹے	طلوع صبح کا وقت جب ابھی ہلکا اندھیرا ہو
آستانہ مبارک	گھر،دربار مبارک	مَحاصرہ	گھیراؤ
زَنانہ مکان	پردہ نشین عورتوں کے رہنے کی جگہ	مَعیوب	عیب دار،بُرا
عداوت	رَنجش،دشمنی	اسباب	سامان،مال
امیر	سردار	بسترِ خواب	سونے کی جگہ
قتل گاہ	قتل کرنے کی جگہ	فاتحِ خیبر	خیبر کو فتح کرنے والا
فرشِ گل	پھولوں کا بچھونا	فرزند	بیٹے
قرارداد	معاہدہ	پوشیدہ	چھپا ہوا
قدرت	فطرت،طاقت،اللہ کی طاقت	بےخبر	غافل
عزیز	پیارا	فرزند	بیٹے
پوشیدہ	چھپی ہوئی	جبلِ ثور	ثور کا پہاڑ
بوسہ دینا	چومنا	بوسہ گاہ خلائق	مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے
شب	رات	نوخیز جوان	نوجوان
ابنِ ہشام	ایک تاریخ دان کا نام	مُنھ اندھیرے	صبح سویرے
غمزدہ	دکھی،غمگین	غذا	کھانا،خوراک
خون بہا	قتل کا بدلہ	اشتہار دینا	اعلان کرنا،مشہور کرنا
دہانا	منھ،سامنے کا حصہ،کونہ	مَحبوس	حراست میں،قید میں

تَرکش	تیردان	آہٹ	قدموں کی آواز، آنے کی آواز
گراں بہا	بھاری، قیمتی	فال نکالنا	قسمت کا حال معلوم کرنا
مُکرر	دوبارہ	معاوضہ	اجرت، انعام
آثار	نشانیاں	پَست	کم، ختم
تشریف آوری	تشریف لانا	فرمانِ امن	سلامتی کا حکم نامہ
فخر	ناز	چشمِ انتظار	انتظار میں آنکھیں بچھانا
حسرت	ناکام خواہش	تڑکے	صبح
تکبیر	اللہ اکبر کی صدا	قرائن	قرینہ کی جمع، انداز، قیاس

(U.B+K.B)

سبق کا خلاصہ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانیؒ

لاہور بورڈ G-I-2016، G-II-2015 گوجرانوالہ بورڈ G-II-2013، G-I-2014، G-I-2017

سبق کا عنوان: ہجرتِ نبوی ﷺ

خلاصہ:۔

مصنف ہجرت مدینہ کے اسباب واقعات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب مکہ میں قریش کے مظالم نے مسلمانوں پر زندگی تنگ کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دے دیا اور اپنے بارے میں حکم خدا کے مُنتظر رہے جو نبوت کے تیرھویں سال ملا۔ ادھر جب قریش کو یہ خبر ملی کہ مسلمان مدینہ میں خوش ہیں اور طاقت پکڑ رہے ہیں تو وہ خطرہ مُحسوس کرتے ہوئے مسلمانوں کے سدباب کے بارے میں سوچنے لگے۔ اس کام کے لیے مختلف آرا میں سے ابوجہل کی رائے پر اتفاق ہوا کہ تمام قبائل سے ایک ایک فرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا خاتمہ کرنے کے لیے مل جائے۔ چنانچہ تمام لوگوں نے علی الصبح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا مُحاصَرہ کر لیا۔ دوسری طرف نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کے ارادوں کا علم ہو چکا تھا۔ اور آپ کو اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم بھی مل چکا تھا پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سونے اور لوگوں کی امانتیں لوٹا کر آپؓ کو مدینے آنے کا حکم دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کی مدد سے کفار کو بے خبر چھوڑ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ کعبہ کو الوداع کہتے ہوئے غارِ ثور میں تین راتوں تک پوشیدہ رہے جہاں ابوبکرؓ کے بیٹے عبداللہ آپ دونوں کو قریش کی دن بھر کی کارروائیوں سے رات کو آکر آگاہ کیا کرتے اور ان کا غلام غذا کے طور پر بکریوں کا دودھ پہنچاتا۔ ایک روایت ہے کہ حضرت اسماءؓ غار میں کھانا پہنچایا کرتی تھیں۔ صبح قریش نے بستر مبارک پر جب حضرت علیؓ کو پایا تو انھیں کچھ دیر کعبہ میں مَحبوس رکھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں غار تک پہنچے۔ آہٹ پا کر حضرت ابوبکرؓ پریشان ہوئے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ نے اُنھیں یہ کہہ کر تسلی دی کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ قریش کی طرف سے انعام کا لالچ پا کر سراقہ بن جُعشم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں نکلا اور عین اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کو پا لیا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روانہ ہو رہے تھے۔ لیکن فال کے تیر اور گھوڑے کے زمین میں دھنسے پاؤں کی وجہ سے فرمانِ امن لکھوانے پر مجبور ہو گیا جو ابوبکرؓ کے غلام عامر بن فہیرہ نے لکھا۔

اُدھر اہل مدینہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر پا کر ہر روز دوپہر تک مُجسمِ انتظار رہتے تھے۔ ایک دن انتظار کر کے واپس جا چکے تھے کہ ایک یہودی نے قرائن سے پہچان کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کا اعلان کیا تو تمام شہر تکبیر کی آواز سے گُونج اٹھا۔ (سیرۃ النبی ﷺ)

www.ilmkidunya.com

نثر پاروں کی تشریح

(K.B)

(ا)

نثر پارہ:۔

قریش نے دیکھا کہ اب مسلمان ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مقابلہ نہ کرسکیں گے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: ہجرتِ نبوی ﷺ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانیؒ

ماخذ : سیرۃ النبی ﷺ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

معانی	اظ
تجاویز، مشورے	رائیں
بیڑیاں، دھات کے چھوٹے چھوٹے حلقوں کی لڑیاں	زنجیریں
وطن بدر کرنا، وطن سے نکال دینا	جلاوطن کر دینا
گروہ، ہجوم	مجمع

تشریح:۔ (U.B+K.B)

شاملِ نصاب سبق سیرت النبی ﷺ کے اس حصے سے مَاخُوذ ہے جس میں آپ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے اَسباب اور واقعات درج ہیں۔

تشریح طلب نثر پارے میں مولانا شبلیؒ نے کفارِ مکہ کے مسلمانوں کے خلاف ناپاک عزائم کو ظاہر کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبوت کے تیرھویں سال جب مسلمانوں نے مدینہ کی جانب باقاعدہ ہجرت شروع کر دی تو کفار مکہ کو یہ بات بالکل پسند نہ آئی۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ مدینہ میں مسلمان ضرور اِستحکام حاصل کرلیں گے۔ کیوں کہ وہاں کے حالات ان کے لیے سازگار رہیں گے۔ کفار کسی بھی صورت دینِ اسلام کو پھلتا پھولتا نہ دیکھ سکتے تھے اس لیے انھوں نے ایک دن اپنے اَکابَرین کو اکٹھا کیا اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنے کی منصوبہ سازی کرنے لگے۔ چوں کہ وہ جانتے تھے کہ دینِ اسلام حضرت محمد ﷺ کی وجہ سے ہی پھیل رہا ہے اس لیے ان کا خیال تھا کہ اگر آپ ﷺ کو راستے سے ہٹا دیا جائے تو دینِ اسلام بھی ختم ہو جائے گا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے تجاویز آنا شروع ہوئیں۔ ایک تجویز آئی کہ محمد ﷺ کو نظر بند کر دیا جائے اور کسی کو بھی آپ ﷺ سے ملنے نہ دیا جائے۔ یہ تجویز پسند نہ کی گئی۔ کسی اور نے رائے دی کہ محمد ﷺ کو وطن بدر کر دینا کافی رہے گا۔ اس تجویز پر بھی اتفاق رائے نہ ہوا کیوں کہ وطن بدری کا مطلب ہجرت ہی تھا اور وہی تو مسلمان پہلے سے چاہتے تھے۔ تب ابوجہل نے تجویز پیش کی کہ تمام قبائل سے ایک ایک شخص مُنتخب کیا جائے اور پورا مَجمع ایک ساتھ آپ ﷺ پر حملہ کرے اور نعوذ باللہ آپ ﷺ کو شہید کر دے۔ اس آخری تجویز پر اس لیے اتفاق ہو گیا کیوں کہ ان دنوں یہ رواج تھا کہ اگر کسی قبیلے کا کوئی شخص قتل کر دیا جاتا تو مقتول کا پورا قبیلہ قاتل کے قبیلے سے جنگ لڑتا تھا۔ لیکن اس تجویز کے مطابق حضرت محمد ﷺ کا قبیلہ یعنی آلِ ہاشم تمام قبائل سے مقابلہ نہ کر سکے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حفاظت فرمائی اور آپ ﷺ بحفاظت مدینہ تشریف لے گئے۔ دراصل کفار یہ بات نہیں جانتے تھے کہ

www.ilmkidunya.com

وَاللّٰہ خیر الماکرین (اور اللہ سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے)

غرض یہ کہ مصنف نے خوب صورت اور جامع انداز میں اہل کفار کی سازشوں میں آپ ﷺ کی مدینہ کی طرف ہجرت کے واقعات کو بیان کیا ہے۔ مذکورہ بالا واقعات اس بات کے غماز ہیں کہ ایجاز و اختصار شبلی کے اسلوب کی اہم خوبی ہے۔

(۲)

نثر پارہ:۔

اس بنا پر جناب امیر حضرت علیؓ __________ قتل گاہ فرشِ گل تھا۔

حوالہ متن:۔

(K.B)

سبق کا عنوان: ہجرت نبوی ﷺ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانی

ماخذ : سیرۃ النبی ﷺ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔

(K.B)

معانی	الفاظ
سونے کی جگہ	بسترِ خواب
مَقتل، وہ جگہ جہاں قتل کیا جائے	قتل گاہ
قلعۂ خیبر کو فتح کرنے والے یعنی حضرت علیؓ	فاتحِ خیبر
پھولوں کی سیج	فرشِ گل

تشریح:۔

(U.B+K.B)

شاملِ نصاب سبق سیرت النبی ﷺ کے اس حصے سے ماخوذ ہے جس میں آپ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے اسباب اور واقعات درج ہیں۔

زیرِ نظر نثر پارے میں مولانا شبلیؒ نے آنحضور ﷺ کی مدینہ روانگی سے قبل اہل مکہ کی امانتوں کی سُپردگی کا واقعہ بیان کیا ہے۔ شبلیؒ بیان کرتے ہیں کہ آستانہ مبارک کا محاصرہ ہو چکا تھا۔ کفار کی تلواریں (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کے خون کی پیاسی تھیں۔ آپ ﷺ کے پاس اہل مکہ کی کافی امانتیں جمع تھیں۔ غور طلب ہے کہ کفار مکہ کا بھی کیسا مُتضاد رویہ تھا۔ ایک طرف تو وہ تلواریں لیے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیے کھڑے تھے اور آپ ﷺ کو شہید کرنے کے درپے تھے اور دوسری طرف پورے مکہ میں سب سے زیادہ صادق اور امین بھی وہ آپ ﷺ کو ہی سمجھتے تھے اور اپنا قیمتی مال بطور امانت آپ ﷺ کے پاس رکھواتے تھے لیکن قربان جائیں رحمتِ عالم ﷺ کی سیرت پاک پر کہ جو لوگ (نعوذ باللہ) جان لینے کے لیے باہر جمع ہیں انھی کی امانتوں کی واپسی کا اتنا خیال کہ حضرت علیؓ کو ہدایت فرماتے ہیں کہ وہ امانتوں کے مالکان تک ان کی امانتیں پہنچائیں اور پھر مدینے کا رُخ کریں۔ بقول شاعر:

کردار کا یہ حال کہ صداقت ہی صداقت
اخلاق کا یہ رنگ کہ قُرآں ہی قرآں

اُدھر حضرت علیؓ کی جان نثاری اور عشق پر صدقے کہ وہ جانتے ہیں کہ کفار خون کے پیاسے ہیں۔ آنحضور ﷺ کے بستر مبارک پر سونے کا واضح مطلب اپنی جان خطرے میں ڈالنا ہے لیکن جان کی کسے پرواہ ہوتی، وہاں تو معاملہ عشق اور جاں نثاری کا تھا۔ اس لیے امانتوں کی واپسی کے حکم پر نہ صرف سرِ تسلیم

www.ilmkidunya.com

ختم کیا بلکہ اسے اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھا۔ ایک روایت کے مطابق آپؓ فرماتے ہیں کہ اپنی پوری زندگی میں صرف ایک رات ہی انھیں یقین تھا کہ وہ اگلے دن ضرور بیدار ہوں گے اور وہ رات وہی رات تھی جب وہ آپ ﷺ کے بستر مبارک پر سوئے تھے۔ اس لیے آپؓ کو قتل گاہ بھی فرشِ گل محسوس ہو رہا تھا۔ اس واقعے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ امانت میں خیانت کسی بھی صورت قابل قبول نہیں ہے خواہ آپ کی جان پر ہی کیوں نہ بنی ہو یا امانتیں دشمنوں کی ہی کیوں نہ ہوں۔

غرض یہ کہ مصنف نے خوب صورت جامع انداز میں اہلِ کفار کی سازشوں میں آپ ﷺ کی مدینہ کی طرف ہجرت آپ ﷺ کی امانت وصداقت اور ہجرت کے واقعات کو بیان کیا ہے۔ مذکورہ بالا واقعات اس بات کے غماز ہیں کہ ایجاز واختصار شبلی کے اسلوب کی نمایاں خوبی ہے۔

(۳)

نثر پارہ:۔

کفار نے جب آپ ﷺ کے گھر۔۔۔۔۔۔ بوسہ گاہِ خلائق ہے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانیؒ

ماخذ : سیرۃ النبی ﷺ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
محاصرہ	گھیرا
عزیز	پیارا
فرزند	بیٹا
قرارداد	معاہدہ
پوشیدہ	چھپا ہوا
بوسہ گاہِ خلائق	مخلوق کے بوسہ دینے کی جگہ / مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے۔

تشریح:۔ (U.B+K.B)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کے بڑھتے ہوئے مظالم کو دیکھ کر مسلمانوں کو اللہ کے حکم پر مدینہ ہجرت کر جانے کا کہا اور بعد میں خود بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہمراہی میں ہجرت کی۔ اس سے پہلے کفار نے آپ ﷺ کے قتل کی غرض سے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ بھی کر رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سونے اور اہل مکہ کی امانتیں لوٹانے کا کہا۔ مصنف لکھتے آپ ﷺ نے فرمایا:

”مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے۔ میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا۔ تم میرے پلنگ پر
میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا“

مصنف لکھتے ہیں کہ جب کفار نے آپ ﷺ کے گھر کو گھیرے میں لیا تو یہ گھیراؤ انھوں نے تمام رات جاری رکھا۔ اسی دوران جب رات زیادہ ہوگئی تو اللہ تعالیٰ کی قدرت نے محاصرہ کرنے والوں کو بے خبر کر دیا۔ ان پر نیند کا غلبہ چھا گیا جس سے وہ کچھ دیر کے لیے بے سدھ ہو گئے اور اسی دوران آپ ﷺ اپنے گھر سے نکلے۔ کفار کو سوتا ہوا چھوڑ کر کعبے کے پاس گئے۔ فرطِ محبت سے کعبے کی طرف دیکھا اور اپنی محبت اور اہلِ مکہ کی شکایت کرتے ہوئے کہا:

”مکہ! تو مجھے تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے“

www.ilmkidunya.com

آپ ﷺ کا یہ قول اس بات کا عکاس ہے کہ آپ ﷺ کو اپنے وطن اور جائے پیدائش سے کس قدر محبت تھی۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ معاہدے کے مطابق جَبلِ ثور کے غار میں جا کر چھپے اور تین دن تک وہیں رہے۔ یہ غار آج بھی مکہ کی دائیں طرف تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ حج اور عمرہ کرنے والے لوگ آج بھی اس غار کی زیارت کرتے اور اس کی زمین کو بوسہ دیتے ہیں۔

غرض یہ کہ مصنف نے خوب صورت اور جامع انداز میں آپ ﷺ کی مدینہ کی طرف ہجرت کے سفر میں حضرت ابوبکرؓ کی خدمات کا نقشہ کھینچا ہے جو اس بات کا غماز ہے کہ شبلی کے اسلوب کی اہم خوبی ان کا ایجاز و اِختصار ہے۔

(۴)

نثر پارہ:۔

ظالموں نے آپ کو۔۔۔۔۔۔حضرت ابوبکرؓ غمزدہ ہوئے۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: ہجرت نبوی ﷺ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانیؒ

ماخذ : سیرۃ النبی ﷺ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
محبوس	قید
دہانہ	مُنھ
آہٹ	ہلکی سی چاپ
غمزدہ	پریشان، دکھی

تشریح:۔ (U.B+K.B)

شاملِ نصاب سبق سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حصے سے ماخُوذ ہے جس میں آپ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے اسباب و واقعات سے متعلق معلومات موجود ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار کے بڑھتے ہوئے مظالم کو دیکھ کر مسلمانوں کو اللہ کے حکم پر مدینہ ہجرت کرنے کا کہا اور بعد میں خود بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ ہجرت کی۔ اس سے پہلے کفار آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ بھی کر رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سونے اور اہل مکہ کی امانتیں لوٹانے کا کہا اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ طے شدہ معاہدے کے مطابق غارِ ثور میں پوشیدہ ہوئے جہاں تین دن اور تین راتیں ٹھہرے رہے، حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے عبداللہ اور بیٹی اسماءؓ کے علاوہ غلام نے بھی ان تین دنوں میں قریش سے چھپ کر آپ دونوں کی ہر ممکن خدمت کی۔

تشریح طلب اِقتباس میں مصنف نے لکھا ہے کہ صبح جب اہل قریش کی آنکھیں کھلیں اور وہ نیند سے بیدار ہوئے تو انھوں نے آپ ﷺ کے بستر پر آپ ﷺ کی بجائے حضرت علیؓ کو پایا۔ فطری بات ہے کہ اس سے نہ صرف وہ شدید بوکھلائے بل کہ اُن میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ ان ظالموں نے آپؓ کو پکڑا اور لے جا کر خانہ کعبہ میں قید کر دیا مگر تھوڑی ہی دیر بعد چھوڑ دیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کی تلاش میں نکلے۔

www.ilmkidunya.com

آپ ﷺ غارِ ثور میں موجود تھے جو مکہ کے دائیں جانب تین میل کے فاصلے پر جبل ثور میں واقع ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے پہلے غار کو صاف کیا اور پھر آپ ﷺ اس میں تشریف لے گئے۔ اللہ کے حکم سے غار کے دہانے پر مکڑی نے فوراً جالا تن دیا اہل مکہ بھی آپ ﷺ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے اس غار کے منہ تک پہنچ گئے۔ غارِ ثور اپنی ہیت کے اعتبار سے ایسا ہے کہ اگر اس کے باہر کھڑا ہوا کوئی شخص اپنے اہل قریش کے پیروں کی طرف دیکھ لے تو غار میں بیٹھے ہوئے لوگ اُسے نظر آ جائیں یہی وجہ تھی کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ پاؤں کی چاپ سن کر پریشان ہو گئے۔ لیکن آپ ﷺ نے یہ کہ کر اُن کا حوصلہ بڑھایا:

لاتحزن ان اللہ معنا

گھبراؤ نہیں بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

قدرت حق کا کرشمہ کہ جب نشان شناسوں نے قدموں کے نشانات کے بارے میں بتایا تو تعاقب میں آنے والوں نے انھیں بے وقوف گردانا اور کہا:

"اگر کوئی اس میں جاتا تو غار کے دہانے پر مکڑی کا جالا باقی نہ رہتا"

بہر حال غارِ ثور میں تین دن قیام کے بعد آپ ﷺ مدینہ تشریف لے گئے۔

بحیثیتِ مجموعی مصنف نے خوب صورت اور جامع انداز میں آپ ﷺ کی مدینہ کی طرف ہجرت کے سفر میں حضرت ابوبکرؓ کی خدمات کا نقشہ کھینچا ہے۔ جو اس بات کا غماز ہے کہ شبلی کے اسلوب کی اہم خوبی ان کا ایجاز و اختصار ہے۔

(۵)

نثر پارہ:۔ لاہور بورڈ G-II-2016، لاہور بورڈ G-II-2013 گوجرانوالہ بورڈ G-II-2014

تشریف آوری کی خبر ــــــــــــــــ تکبیر کی آواز سے گُونج اٹھا۔

حوالہ متن:۔

سبق کا عنوان: ہجرت نبوی ﷺ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانی

ماخذ : سیرۃ النبی ﷺ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:۔ (K.B)

الفاظ	معانی
ہمہ تن	سرتاپاؤں، سر بسر
تڑکے	صُبح سویرے، علی الصباح
حسرت	ناتمام خواہش
قرائن	طریق، قیاس، اندازہ

تشریح:۔ (U.B+K.B)

شاملِ نصاب سبق سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حصے سے ماخُوذ ہے جس میں آپ ﷺ کی ہجرت مدینہ کے اسباب و واقعات سے متعلق معلومات موجود ہیں۔ مصنف لکھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل کفار کے بڑھتے ہوئے مظالم کو دیکھ کر مسلمانوں کو اللہ کے حکم پر مدینہ ہجرت کر جانے کا کہا اور بعد میں خود بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ہمراہی میں ہجرت کی۔ اس سے پہلے کفار نے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ بھی کر رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر سونے اور اہل مکہ کی امانتیں لوٹانے کی تاکید کی۔ آپ ﷺ نے تین راتیں غارِ ثور میں قیام کے بعد سفر جاری رکھا۔

www.ilmkidunya.com

تشریح طلب نثر پارے میں شبلیؒ مدینہ میں آپ ﷺ کے استقبال کی مختصر اُمنظر کشی کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اور یارِ غار حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مدینہ آمد کی خبر پہلے سے مدینہ پہنچ چکی تھی۔ یہ خبر سن کر ہر چھوٹا، بڑا، بوڑھا اور جوان بے حد خوش تھا۔ اہل مدینہ کا یہ ایمان تھا کہ آپ ﷺ کی وہاں آمد یقیناً ان کے لیے باعثِ برکت ثابت ہوگی اور بلاشبہ ایسا ہی تھا۔ ان کے جوش وجذبے کا یہ عالم تھا کہ وہ تمام کام کاج چھوڑ کر سارا سارا دن آپ ﷺ کی راہ میں آنکھیں بچھائے شہر سے باہر بیٹھے رہتے تھے۔ جب سے انھوں نے آپ ﷺ کی آمد کی خبر سنی تھی وہ صُبح سویرے ہی شہر سے باہر آپ ﷺ کے راستے پر ڈیرے جما لیتے تھے لیکن شام کو گھروں کو لوٹ جاتے تھے۔ ان کی خوشی کا یہ عالم تھا کہ وہ ایک دوسرے کو آپ ﷺ کی آمد پر مبارک باد دے رہے تھے۔ بچوں کا جذبہ بھی کسی سے کم نہ تھا۔ وہ بھی ایک دوسرے کو نبی ﷺ کی آمد کی خبریں دیتے اور خوش ہوتے تھے۔

ایک شام کو جب سب لوگ واپس جا چکے تو ایک یہودی جو کہ اپنے قلعے پر کھڑا تھا، اس نے دور سے کسی کو آتے دیکھا۔ صاحبان کے انداز اور طریق پر غور کیا تو جان گیا کہ وہ کوئی عام ہستیاں نہیں تھیں بلکہ حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔ اس لیے اس نے اعلان کر دیا کہ اہلِ مدینہ جس کے شدت سے منتظر تھے، وہ آ گئے ہیں۔ بس پھر کیا تھا۔ اتنا سننا تھا کہ پورا مدینہ آپ ﷺ کے استقبال کے لیے جمع ہو گیا۔ کہیں **طلع البدر علینا** کی صدائیں تھیں خواتین اور بچیوں نے گھروں کی چھتوں پر دَف بجا کر آپ ﷺ کے استقبال میں اَشعار پڑھے جن کا ترجمہ ہے:

''ہم پر چودھویں کی رات کا چاند طلوع ہو گیا وداع کی پہاڑیوں سے ہم

پر شکر واجب ہے جب تک کوئی اللہ کو پکارنے والا باقی ہے''

کہیں اللہ اکبر کے نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ گویا اہلِ مدینہ کو ان کی مراد مل گئی ہو اور ان کے نصیب جاگ اُٹھے ہوں بے شک یہ ان کے اچھے نصیب ہی تھے کہ انھیں سب سے عظیم ہستی کے استقبال اور ان کی خدمت کا موقع ملا تھا۔

غرض یہ کہ مصنف نے خوب صورت اور جامع انداز میں آپ ﷺ کی مدینہ کی طرف ہجرت کے سفر میں حضرت ابوبکرؓ کی خدمات اور مدینہ میں آپ ﷺ کے استقبال کا نقشہ کھینچا ہے۔ جو اس بات کا غمّاز ہے کہ شبلی کے اُسلوب کی اہم خوبی ان کا ایجاز واختصار ہے۔ اس کے علاوہ شامل نصاب مضمون ادیبانہ طرز بیان، قوتِ استدلال، اور تحقیق کے حوالے سے بھی سَند کا درجہ رکھتا ہے۔ بلاشبہ ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' مصنف کی شُہرہ آفاق تصنیف ہے۔

مشقی سوالات

(K.B)

سوال نمبر ۱۔ سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف): ہجرتِ نبوی ﷺ سے کیا مراد ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ G-II-2016

جواب: **ہجرتِ نبوی**

ہجرتِ نبوی ﷺ سے مراد حضرت محمد ﷺ کا وہ تاریخی سفر ہے جو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے دین کی خاطر نبوت کے تیرھویں سال مکہ سے مدینہ کی جانب اختیار کیا۔

(ب): رسولِ پاک ﷺ نے نبوت کے کون سے سال ہجرت فرمائی؟ لاہور بورڈ G-I-2014

جواب: **ہجرت کا سال**

رسولِ پاک ﷺ نے نبوت کے تیرھویں سال ہجرت فرمائی۔

(ج): حضرت امیرؓ سے کون سی شخصیت مراد ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ G-II-2014

جواب: **حضرت امیرؓ**

حضرت امیرؓ سے مراد حضرت علیؓ کی شخصیت ہے۔ جنہیں شبلی نے ''جنابِ امیرؓ'' بھی لکھا ہے۔

www.ilmkidunya.com

(د): رسولِ پاک ﷺ نے حضرت علیؓ سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **رسول پاک ﷺ کا حضرت علیؓ سے ارشاد**

''مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا۔ تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا۔''

(ہ): حضرت اسماءؓ [illegible]

جواب: **حضرت اسماءؓ**

حضرت اسماءؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحب زادی تھیں۔ جو ہجرتِ مدینہ کے دوران کھانا پکا کر غارِ ثور میں پہنچاتی تھیں۔

(و): قریش نے رسولِ پاک ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟ 　　　　　گوجرانوالہ بورڈ G-I-2015

جواب: **نبی پاک ﷺ کی گرفتاری پر انعام**

قریش نے رسولِ پاک ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کو گرفتار کرنے کے لیے ایک خون بہا کے برابر یعنی سو اونٹوں کا انعام مقرر کیا۔

(ز): سراقہ بن جعشم کیسے تائب ہوا؟ 　　　　　لاہور بورڈ G-I-2015، G-II-2013

جواب: **سراقہ بن جعشم کا تائب ہونا**

سراقہ بن جعشم نے پیچھا کرتے ہوئے حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کو عین اس وقت دیکھ لیا جب وہ غارِ ثور سے نکل کر مدینے کے لیے روانہ ہو رہے تھے۔ وہ گھوڑا دوڑا کر قریب آیا تو گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر گیا۔ فال کے تیر نکالے تو جواب ''نہیں'' نکلا۔ انعام کے لالچ میں دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو کر پیچھا کیا تو گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ پھر فال نکالی۔ دوبارہ وہی جواب پا کر تائب ہو گیا اور فرمانِ امن لکھوا لیا۔

سوال نمبر۲۔ متن کو مدِنظر رکھتے ہوئے موزوں الفاظ کی مدد سے خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) حافظِ عالم نے مسلمانوں کو دارُالامان <u>مدینہ</u> کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔

(مکہ، مدینہ، طائف، یمن)

(ب) نبوت کا <u>تیرھواں</u> سال شروع ہوا اور اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے تو وحی الٰہی کے مطابق آنحضرت ﷺ نے بھی مدینے کا عزم فرمایا۔

(بارھواں، دسواں، تیرھواں، پندرھواں)

(ج) اس وقت بھی آپ ﷺ کے پاس بہت سی <u>امانتیں</u> جمع تھیں۔

(تلواریں، امانتیں، کھجوریں، نعمتیں)

(د) <u>جنابِ امیرؓ</u> کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں۔

(جناب ابوبکرؓ، جناب عمرؓ، جناب امیرؓ، جناب عثمانؓ)

(ہ) اسی طرح <u>تین</u> راتیں غار میں گزاریں۔

(تین، چار، پانچ، سات)

سوال نمبر۳۔ سبق ہجرتِ نبوی ﷺ کا خلاصہ تحریر کریں۔

مُلاحظہ کریں سبق کا خلاصہ

سوال نمبر۴۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

حَافِظِ عَالَم　　وُجُودِ اَقدَس　　دَارُ الاَمَان　　قَبَائِل　　مُحَاصَرَہ　　عَدَاوَت　　بوسہ گاہِ خَلَائِق

قَتل گاہ　　فَرشِ گُل

سوال نمبر ۴۔ جمع کے واحد اور واحد کی جمع لکھیں۔ (K.B-U.B)

واحد	جمع
ہدف	اَہداف
جھنکار	جھنکاریں
رائے	رائیں
زنجیر	زنجیریں
قبیلہ	قَبَائل

اضافی سوالات

(K.B)

سوال 1: مولانا شبلی نعمانیؒ کی تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: شبلی نعمانیؒ کی تصانیف

مولانا شبلی نعمانیؒ کی تصانیف حسب ذیل ہیں:۔
شعر العجم، الفاروق، المامون، سیرۃ النعمان، الغزالی، سوانح مولانا روم، سفر نامہ روم و مصر و شام اور سیرۃُ النبی صلی اللہ وآلہ وسلم۔

سوال 2: مولانا شبلی نعمانیؒ کے اُسلوب بیان کی نمایاں خصوصیات کیا ہیں؟

جواب: مولانا شبلی کے اسلوب کی خصوصیات

جوشِ بیان، ایجاز واختصار، روانی و برجستگی، محققانہ انداز، غنائیت اور شعریت مولانا شبلیؒ کے اسلوبِ بیان کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

سوال 3: مولانا شبلی نعمانیؒ نے زیادہ تر کن موضوعات پر لکھا؟

جواب: مولانا شبلی کے موضوعات

مولانا شبلی نعمانیؒ نے زیادہ تر تاریخ، تنقید، سوانح، سیرت، تذکرہ، ادب، معاشرت، عقائد، تَصوف اور سیاست جیسے مُوضوعات پر لکھا۔

سوال 4: ابو جہل کی رائے کیا تھی؟

جواب: ابوجہل کی رائے

ابوجہل کی رائے یہ تھی کہ ہر قبیلے سے ایک شخص انتخاب ہو اور پورا مجمع ایک ساتھ مل کر تلواروں سے آپ ﷺ کا خاتمہ کر دے۔ اس صورت میں آپ ﷺ کا خون تمام قبائل میں بٹ جائے گا اور آلِ ہاشم تمام قبائل کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔

سوال 5: ہجرت کے دوران غارِ ثور میں حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ نے تین دن کس خوراک پر گزارہ کیا؟ لاہور بورڈ G-I-2013

جواب: قیامِ غار کے دوران آپ ﷺ کی خوراک

حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ نے غارِ ثور میں تین راتیں گزاریں۔ حضرت ابوبکرؓ کا غلام رات گئے بکریاں چرا کر لاتا، آپ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ ان کا دودھ پی لیتے۔ لیکن ابن ہشام نے لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ روزانہ شام کو گھر سے کھانا پکا کر غار میں پہنچا آتی تھیں۔

سوال 6: اہلِ مدینہ رسولِ پاک ﷺ کے شِدّت سے مُنتظر تھے۔ ان کے انتظار کا کیا عالم تھا؟

جواب: اہل مدینہ کے انتظار کا عالم

تمام اہلِ مدینہ ہمہ تن چشمِ انتظار تھے۔ معصوم بچے فخر اور جوش میں کہتے پھرتے تھے کہ پیغمبر ﷺ آ رہے ہیں۔ لوگ ہر روز تڑکے سے نکل نکل کر شہر کے باہر جمع ہو جاتے اور دوپہر تک انتظار کر کے حسرت کے ساتھ واپس چلے جاتے تھے۔

www.ilmkidunya.com

سوال 7 حضرت اسماؓ نے کیا خدمات سرانجام دیں؟ لاہور بورڈ G-II-2014

جواب: **حضرت اسماؓ کی خدمات**

حضرت اسماؓ نے یہ خدمات سرانجام دیں کہ وہ روزانہ شام کو کھانا پکا کر غارِ ثور میں حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ تک پہنچا آتی تھیں۔

سوال 8: حضرت ابوبکرؓ کی پریشانی پر نبی ﷺ نے کن الفاظ میں تسلی دی؟

جواب: **تسلی کے الفاظ**

جب اہلِ قریش کی آہٹ پا کر حضرت ابوبکرؓ پریشان ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا

لا تحزن ان اللہ معنا ''گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے''

سوال 9 شبلی نعمانی نے کون کون سے ادارے قائم کیے؟

جواب: **شبلی نعمانی کے قائم کردہ ادارے**

مولانا شبلی نعمانی نے لکھنؤ میں ''ندوۃ العلماء'' اور اعظم گڑھ میں ''دارُالمصنّفین'' جیسے ادارے قائم کیے۔

سوال 10: شبلی نعمانی کی تصانیف کے موضوعات کیا ہیں؟

جواب: **شبلی نعمانی کی تصانیف کے موضوعات**

مولانا شبلی نعمانی نے تاریخ، تنقید، سوانح، سیرت نگاری، تذکرہ نگاری، تصوّف اور سیاست جیسے موضوعات پر تصانیف تحریر کیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

(K.B)

1۔ سبق ''ہجرت نبوی ﷺ'' کے مصنف ہیں: لاہور بورڈ G-II-2013

(A) مولانا ظفر علی خان (B) مولانا شبلی نعمانیؒ (C) مولانا الطاف حسین حالؔی (D) سید سلیمان ندویؒ

2۔ مولانا شبلی نعمانیؒ کا سنہ پیدائش ہے:

(A) ۱۸۵۰ء (B) ۱۸۵۷ء (C) ۱۸۷۷ء (D) ۱۸۸۵ء

3۔ مولانا شبلی نعمانی کا سنہ وفات ہے: لاہور بورڈ G-II-2015

(A) ۱۸۵۷ء (B) ۱۸۸۵ء (C) ۱۹۱۴ء (D) ۱۹۴۷ء

4۔ مولانا شبلیؒ علی گڑھ کالج میں استاد مقرر ہوئے:

(A) عربی کے (B) فارسی کے (C) اُردو کے (D) انگریزی کے

5 ۱۸۹۲ء میں شبلی نے مصر، شام، قُسطُنطیہ اور دوسرے اسلامی ممالک کا سفر کیا:

(A) آرنلڈ کے ساتھ (B) سر سید کے ساتھ (C) حالؔی کے ساتھ (D) محسن الملک کے ساتھ

6۔ سر سید کی وفات ہوئی:

(A) ۱۸۵۷ء میں (B) ۱۸۷۵ء میں (C) ۱۸۸۵ء میں (D) ۱۸۹۸ء میں

7۔ مولانا شبلیؒ نے ۔۔۔۔۔۔۔ کے دائرۃ المعارف کی نظامت کا عہدہ سنبھالا:

(A) علی گڑھ (B) لاہور (C) حیدر آباد دکن (D) دہلی

www.ilmkidunya.com

8۔ مولانا شبلیؒ نے ''ندوۃ العلما'' قائم کیا: گوجرانوالہ بورڈ G-I-2016

(A) دہلی میں (B) لکھنؤ میں (C) حیدرآباد میں (D) اعظم گڑھ میں

9۔ مولانا شبلیؒ کی شہرت کا مدار ہے:

(A) شاعری پر (B) نثر پر (C) گرامر کے اُسلوب پر (D) تقریر پر

10۔ مولانا شبلیؒ کی تصنیف نہیں ہے:

(A) الفاروق (B) سیرۃ النبی ﷺ (C) سوانحِ مولانا روم (D) یادگارِ غالبؔ

11۔ شبلیؒ کی تمام اَدبی کاوِشوں سے قطع نظر، ان کا سب سے بڑا اَدبی کارنامہ ہے:

(A) ان کا اندازِ بیان (B) ان کا اندازِ فکر (C) ان کا اندازِ اسلوب (D) ان کا اندازِ تحریر

12۔ مولانا شبلیؒ نے اخیر عمر میں اعظم گڑھ میں ایک عظیم ادارہ قائم کیا:

(A) ندوۃ العلماء (B) دارالعلوم دیوبند (C) علی گڑھ سکول کالج (D) دَارُالمصنّفین

13۔ اس وقت جب کہ دعوتِ حق کے جواب میں ہر طرف سے جھنکاریں سنائی دے رہی تھیں:

(A) زنجیروں کی (B) تیروں کی (C) تلواروں کی (D) نیزوں کی

14۔ حافظِ عالم نے مسلمانوں کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔مدینہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا:

(A) دارالمصنفین (B) دارالامان (C) امن کے گھر (D) دَارُالسلطنت

15۔ خود وجودِ اَقدس ﷺ جو اُن۔۔۔۔۔۔کا حقیقی ہدف تھا اپنے لیے حکمِ خدا کا مُنتظر تھا: گوجرانوالہ بورڈ G-II-2017

(A) ستم ظریفوں (B) ستم گاروں (C) ظالموں (D) مظلوموں

16۔ نبوت کا۔۔۔۔۔۔۔۔سال شروع ہوا اور اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے تھے:

(A) گیارھواں (B) بارھواں (C) تیرھواں (D) چودھواں

17۔ آنحضرت ﷺ نے بھی۔۔۔۔۔۔۔کا عزم فرمایا:

(A) مکے (B) مدینے (C) طائف (D) حجاز

18 قریش نے دیکھا کہ اب مسلمان مدینے میں جا کر پکڑتے جاتے ہیں:

(A) کفار کو (B) طاقت (C) قریش کو (D) مخالفین کو

19۔ ایک نے کہا! محمد ﷺ کے ہاتھ پاؤں میں زنجیریں ڈال کر بند کر دیا جائے:

(A) حرم میں (B) مکان میں (C) گھر میں (D) مکہ میں

20۔ جلاوطن کر دینا کافی ہے:

(A) ایک نے کہا (B) ایک بدبخت نے کہا (C) دوسرے نے کہا (D) ابوجہل نے کہا

21 ہر قبیلے سے ایک شخص کا انتخاب ہو اور پورا مجمع ایک ساتھ مل کر، تلواروں سے ان کا خاتمہ کر دے۔ یہ رائے تھی:

(A) ابوجہل کی (B) ابولہب کی (C) ایک شخص کی (D) ایک کافر کی

www.ilmkidunya.com

22۔ ہر قبیلے سے ایک شخص کے انتخاب سے [redacted] ﷺ کا خون بٹ جائے گا:

(A) تمام لوگوں میں (B) تمام قبائل میں (C) تمام قریش میں (D) تمام مکہ والوں میں

23۔ اکیلے تمام قبائل کا مقابلہ نہ کر سکیں گے:

(A) آلِ ہاشم (B) قریش (C) آپ ﷺ کے حامی (D) صحابہ کرامؓ

24۔ ابو جہل کی رائے پر اتفاق ہو گیا اور آ کر رسول ﷺ کے آستانہ مبارک کا مُحاصرہ کر لیا:

(A) شام سے (B) مغرب سے (C) علی الصُبح سے (D) جُھٹ پٹے سے

25۔ [redacted] ﷺ کو پہلے سے خبر ہو چکی تھی:

(A) اللہ کے حکم کی (B) دشمن کے ارادے کی (C) قبائل کے ارادے کی (D) قریش کے ارادے کی

26۔ مدینہ روانگی سے قبل [redacted] ﷺ نے امانتیں کس کے سپرد کیں؟

(A) مالکان (B) حضرت ابو بکر صدیقؓ (C) حضرت علیؓ (D) حضرت عمرؓ

27۔ تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سوئے رہو، سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا:

(A) صبح کو (B) شام کو (C) رات کو (D) دن کو

28۔ جو کچھ خبر ملتی، شام کو آ کر آنحضرت ﷺ سے کون عرض کرتے تھے؟

(A) حضرت ابو بکرؓ کا غلام (B) عامر بن فہیرہ (C) حضرت اسماؓ (D) حضرت عبداللہؓ

29۔ غارِ ثور میں [redacted] ﷺ نے قیام کیا:

(A) دو دن (B) تین دن (C) چار دن (D) ایک دن

30۔ ابن ہشام نے لکھا ہے کہ روزانہ شام کو گھر سے کھانا پکا کر غار میں پہنچا آتی تھیں:

(A) حضرت عائشہؓ (B) حضرت فاطمہؓ (C) حضرت خدیجہؓ (D) حضرت اسماؓ

31۔ قریش نے حضرت علیؓ کو محبوس رکھا:

(A) گھر میں (B) حرم میں (C) آستانہ مبارک میں (D) کعبے میں

32۔ قریش آپ ﷺ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے آ گئے تھے:

(A) مکان کے سامنے تک (B) غار کے دہانے تک (C) جبلِ ثور تک (D) بوسہ گاہِ خلائق تک

33۔ آہٹ پا کر غمزدہ ہوئے:

(A) جناب امیرؓ (B) جناب عمر فاروقؓ (C) حضرت ابو بکر صدیقؓ (D) حضرت عبداللہؓ

34۔ قریش نے آپ ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ کی گرفتاری کے لیے انعام مقرر کیا تھا:

(A) ایک سو اونٹ (B) دو سو اونٹ (C) تین سو اونٹ (D) چار سو اونٹ

35۔ ۔۔۔۔۔۔۔ نے سُنا تو انعام کی امید میں نکلا:

(A) ابو جہل (B) ابو لہب (C) سراقہ بن جُعشم (D) عبداللہ بن ابئ

www.ilmkidunya.com

36۔ سبق "ہجرت نبوی" ﷺ کا ماخذ ہے:

(A) سیرۃ النبی ﷺ　(B) سیرۃ النعمان　(C) سیرۃ عائشہؓ　(D) سوانح مولانا رومؒ

37۔ سراقہ گھوڑا دوڑا کر قریب آ گیا، لیکن ٹھوکر کھانے سے گر پڑا:

(A) سراقہ　(B) گھوڑا　(C) غلام　(D) جانور

38۔ سراقہ نے فال نکالی:

(A) پتھروں کی مدد سے　(B) ہتھیاروں کی مدد سے　(C) تیروں کی مدد سے　(D) ترکش کی مدد سے

39۔ کس کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں:　لاہور بورڈ G-I-2017

(A) جنابِ امیرؓ　(B) جنابِ عمرؓ　(C) جنابِ ابوبکرؓ　(D) جنابِ عثمانؓ

40۔ عامر بن فہیرہ نے فرمانِ امن لکھا:

(A) پتھر پر　(B) چمڑے پر　(C) کاغذ پر　(D) پتے پر

41۔ مدینہ روانگی سے قبل [redacted] کی قرارداد ہو چکی تھی:

(A) حضرت ابوبکرؓ سے　(B) حضرت عمرؓ سے　(C) حضرت عثمانؓ سے　(D) حضرت علیؓ سے

42۔ [redacted] کی مدینہ تشریف آوری پر تمام شہر گونج اٹھا:

(A) تکبیر کی آواز سے　(B) نعروں سے　(C) نعتوں سے　(D) درود و سلام سے

43۔ زنانہ مکان کے اندر گھسنا معیوب سمجھتے تھے:　لاہور بورڈ G-II-2016

(A) اہلِ عرب　(B) اہلِ شام　(C) اہلِ یمن　(D) اہلِ مصر

44۔ ہجرت کی رات آپ ﷺ کے بستر پر کون سویا؟　لاہور بورڈ G-II-2014

(A) حضرت ابوبکرؓ　(B) حضرت عمرؓ　(C) حضرت زیدؓ　(D) حضرت علیؓ

45۔ اس وقت بھی آپ ﷺ کے پاس بہت سی _____ جمع تھیں:　گوجرانوالہ بورڈ G-I-2017, G-II-2013

(A) تلواریں　(B) امانتیں　(C) کھجوریں　(D) نعمتیں

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

D	10	B	9	B	8	C	7	D	6	A	5	B	4	C	3	B	2	B	1
C	20	B	19	B	18	B	17	C	16	B	15	B	14	C	13	D	12	A	11
D	30	B	29	D	28	A	27	C	26	D	25	D	24	A	23	B	22	A	21
B	40	A	39	C	38	B	37	A	36	C	35	A	34	C	33	B	32	B	31
										B	45	D	44	A	43	A	42	A	41

www.ilmkidunya.com